29 اگست 1963

ازعدالت عظمیٰ
کھارکن اور دیگران
بنام
دی اسٹیٹ آف یو۔ پی

(ایس۔کے۔داس،ایکٹنگ سی۔جے۔ایم۔ہدایت اللہ اور کے۔سی۔داس گپتا،جسٹسز)

ضابطہ فوجداری — دو واقعات — علیحدہ سماعت — ایک میں پہلے بری ہونا — اگر دوسرے معاملے میں سزا کے لیے رکاوٹ کے طور پر کام کرتا ہے — ضابطہ فوجداری، 1898 (1898 کا ایکٹ V) دفعات 403، 236,237۔

آٹھ اپیل گزاروں نے مختلف ہتھیاروں سے ایک" ٹی" پر حملہ کیا اور حملے کے نتیجے میں ٹی کی موت ہو گئی۔اس کے بعد یہ اپیل کنندگان ٹی کے گھر کو لوٹنے کے لیے آگے بڑھے اور راستے میں ان کے ساتھ شامل ہونے والے چار دیگر افراد سے ملاقات کی۔اس کے بعد وہ ایک پی کے پاس آئے اور اس پر حملہ کیا۔وقت کا ایک چھوٹا سا وقفہ تھا اور حملے کی جگہیں مختلف تھیں۔مجسٹریٹ نے ایک ہی الزام لگایا لیکن سیشن جج نے دو الزامات بنائے جن میں سے ایک ٹی پر حملے سے متعلق اور دوسرا پی پر حملے سے متعلق تھا۔انہوں نے دونوں الزامات پر مقدمات کو بھی الگ کر دیا۔سیشن جج نے دونوں مقدمات میں اپیل گزاروں کو مجرم قرار دیا۔دوسرے کیس میں اپیل یعنی پی پر حملے سے متعلق کیس کی سماعت سب سے پہلے ہائی کورٹ نے کی تھی اور اپیل گزاروں کو غیر قانونی اسمبلی کا رکن ہونے کے الزامات سے بری کر دیا گیا تھا۔بعد میں ٹی پر حملے سے متعلق اپیل کی سماعت ہائی کورٹ نے کی اور اس اپیل میں ان کی سزاؤں اور سزاؤں کی تصدیق کی گئی۔موجودہ اپیل ہائی کورٹ کی طرف سے منظور کردہ سزاؤں اور سزاؤں سے پیدا ہوتی ہے۔اپیل گزاروں نے دعوی کیا کہ دوسرے معاملے میں پہلے بری ہونا موجودہ معاملے میں سزا کے لیے رکاوٹ کے طور پر کام کرتا ہے۔اپیل گزاروں نے پریوی کونسل کے فیصلے پر انحصار کیا یعنی سمباشیوم بمقابلہ پبلک پراسیکیوٹر فیڈریشن آف ملایا اور پریتم سنگھ بمقابلہ ریاست پنجاب میں اس عدالت کے فیصلے پر۔

منعقد (i) موجودہ اپیل اور اپیل گزاروں کے ذریعے بھروسہ کیے گئے مذکورہ بالا دو مقدمات کے درمیان کچھ بھی مشترک نہیں تھا۔اس معاملے میں ٹی پر حملہ اس وقت ختم ہوا جب غیر قانونی اسمبلی نے اپنا نیا مشترکہ مقصد تشکیل دیا یعنی پی پر حملہ۔

(ii) سابقہ بری ہونے کی التجا جسے ہندوستان میں ضابطہ فوجداری کی دفعہ 403 کے تحت قانونی طور پر تسلیم کیا جاتا ہے اس وقت پیدا ہوتی ہے جب کسی شخص پر اسی جرم کے لیے یا اسی حقائق پر کسی دوسرے جرم کے لیے دوبارہ مقدمہ چلایا جاتا ہے جس کے لیے اس کے خلاف بنائے گئے الزام سے مختلف الزام دفعہ 236 کے تحت لگایا گیا ہو یا جس کے لیے اسے دفعہ 237 کے تحت سزا سنائی گئی ہو۔دوسرے معاملے میں پہلے بری ہونا موجودہ معاملے میں سزا کے لیے رکاوٹ کے طور پر کام نہیں کرتا تھا کیونکہ دوسرے معاملے

میں الزام موجودہ معاملے میں الزام سے بالکل مختلف اور آزاد تھا، اور ضابطہ فوجداری کی دفعہ 236 اور 237 موجودہ حقائق پر لاگو نہیں ہوتی تھیں کیونکہ دونوں جرائم الگ تھے۔

سمباشیوم بمقابلہ پبلک پراسیکیوٹر فیڈریشن آف ملایا، [1950] اے سی 458، پریتم سنگھ بمقابلہ ریاست پنجاب، اے آئی آر 1956 ایس سی 415 گرچرن سنگھ بمقابلہ ریاست پنجاب [1963] 3 ایس سی آر 585 اور مہندر سنگھ بمقابلہ ریاست پنجاب، 1961 کے فوجداری اے نمبر 140 نے 31–7– 63 پر فیصلہ کیا۔

(iii) یہ عدالت، خصوصی حالات کی عدم موجودگی میں، تیسری بار اس ثبوت کا جائزہ نہیں لیتی جسے ہائی کورٹ اور ٹرائل کورٹ میں قبول کیا گیا ہے۔

فوجداری اپیل کا عدالتی حد اختیار 1961: کی فوجداری اپیل نمبر 95۔

1960 کی فوجداری اپیل نمبر 1597 میں الہ آباد ہائی کورٹ کے 15 فروری 1961 کے فیصلے اور حکم سے خصوصی اجازت کے ذریعے اپیل۔

اپیل گزاروں کی طرف سے ڈی ایس تیوتیا اور کے بی مہتا۔

او پی رانا اور سی پی لال، جواب دہندگان کے لیے۔

29 اگست 1963۔ عدالت کا فیصلہ اس کے ذریعے دیا گیا

ہدایت اللہ۔ جے– یہ 15 فروری 1961 کو طے شدہ 1960 کی فوجداری اپیل نمبر 1597 میں الہ آباد ہائی کورٹ کے فیصلے کے خلاف خصوصی اجازت کے ذریعے اپیل ہے۔ اپیل گزاروں کی تعداد آٹھ ہے اور انہیں تعزیرات ہند کی دفعہ 149 کے ساتھ پڑھنے والی دفعہ 325 کے تحت مجرم قرار دیا گیا ہے اور تین سال کی سخت قید کی سزا سنائی گئی ہے۔ انہیں تعزیرات ہند کی دفعہ 147 اور 148 کے تحت بھی مختلف طور پر سزا سنائی گئی ہے اور انہیں چھوٹی مدت قید کی سزا سنائی گئی ہے جس کا ذکر کرنے کی ضرورت نہیں ہے کیونکہ ان سزاؤں کو مذکورہ سزا کے ساتھ ساتھ چلانے کے لیے بنایا گیا ہے۔ ان پر اصل میں 24 جنوری 1960 کو دوپہر کے قریب گاؤں نندگاؤں پولیس اسٹیشن بارسانہ ضلع متھرا میں ایک ٹیکم کے قتل کے لیے تعزیرات ہند کی دفعہ 149 کے ساتھ پڑھنے والی دفعہ 302 کے تحت الزام عائد کیا گیا تھا۔ متھرا کے سیشن جج نے یہ نہیں سوچا کہ قتل کا مقدمہ بنایا گیا ہے اور انہیں اس جرم کا مجرم قرار دیا۔ ہائی کورٹ میں ان کی اپیل مسترد کر دی گئی اور سزا اور سزا کو برقرار رکھا گیا۔

ایک اور مقدمہ چلا جس میں ان آٹھ افراد اور چار دیگر پر تعزیرات ہند کی دفعہ 307 / 149 کے تحت اس ارادے سے ایک پران کو

چوٹ پہنچانے کے الزام میں مقدمہ چلایا گیا اور ایسے حالات میں کہ اگر اس عمل سے وہ اس کی موت کا سبب بنتے تو وہ قتل کے مجرم ہوتے اور تعزیرات ہند کی دفعہ 147 اور 148 کے تحت بھی غیر قانونی اسمبلی کے رکن ہونے کے لیے، جس کا مشترکہ مقصد پورن کی جان لینے کی کوشش تھی۔ مہتوا کانکشی سیشن جج، متھرا نے دوسرے مقدمے میں فیصلہ دیا کہ پورن کو لگنے والی چوٹیں تعزیرات ہند کی دفعہ 323 کے تحت جرم کی ضمانت دیتی ہیں۔ ملزم اور پورن نے اس جرم میں اضافہ کیا اور تمام ملزموں کو بری کر دیا گیا۔ تاہم سیشن جج نے 12 میں سے 11 ملزموں کو تعزیرات ہند کی دفعہ 147 اور 148 کے تحت مجرم قرار دیا اور ان کے پاس موجود ہتھیاروں کے مطابق مختلف سزائیں سنائی۔ ایک کوکا کو اس لیے چھوڑ دیا گیا کیونکہ اس کی درخواست کہ وہ پیدائشی طور پر اندھا تھا قبول کر لی گئی تھی۔ دوسرے کیس کے 11 ملزموں نے ہائی کورٹ میں اپیل کی اور انہیں غیر قانونی اسمبلی کا رکن ہونے کے الزام سے بری کر دیا گیا۔ ہائی کورٹ کا وہ فیصلہ 31 جنوری 1961 کو 1960 کی فوجداری اپیل نمبر 1598 میں، اس اپیل میں آٹھ اپیل گزاروں کی سزا اور سزا کی تصدیق سے پندرہ دن پہلے دیا گیا تھا۔ کیس کے حقائق اب دیے جا سکتے ہیں۔

ٹیکم (متوفی) اور اپیل گزاروں کے درمیان دشمنی تھی اور 24 جنوری 1960 کو دوپہر کے وقت ٹیکم گاؤں نندگاؤں میں ایک لوہے کی دکان پر بیٹھا تھا۔ ڈلی اور ناتھی جن سے پیج وائز 2 اور 3 کے طور پر جانچ کی گئی تھی، اس کے قریب بیٹھے تھے۔ بالم، فارس اور لاٹھیوں سے لیس اپیل کنندگان موقع پر پہنچے اور ٹیکم کو دیکھ کر اس پر حملہ کرنے لگے۔ ٹیکم شدید زخمی ہو کر سڑک سے متصل کھائی میں گر گیا لیکن اس میں گرنے کے بعد بھی اپیل گزاروں نے حملہ جاری رکھا۔ تقریباً پانچ گھنٹے بعد اسی دن ان کا انتقال ہو گیا۔ ٹیکم پر حملہ کرنے کے بعد، ان اپیل کنندگان نے اس کے گھر میں توڑ پھوڑ کرنے کا فیصلہ کیا اور اسے آگے بڑھانا شروع کر دیا۔ راستے میں وہ دیگر چار ملزموں سے ملے اور اس سے ان کی تعداد بارہ ہو گئی۔ جب وہ ٹیکم کے گھر جا رہے تھے تو انہوں نے پورن کو دیکھا اور اسے مارنے کا فیصلہ کیا۔ پورن پر حملہ کیا گیا اور دوسرا مقدمہ اس پر حملے سے سامنے آیا۔

جس مجسٹریٹ نے ملزم کو کورٹ آف سیشن کے سامنے اپنے مقدمے کا سامنا کرنے کا پابند کیا، اس نے دونوں واقعات کے سلسلے میں ایک مشترکہ الزام تیار کیا لیکن سیشن جج نے الزام میں ترمیم کی اور اسے دو الزامات میں تقسیم کیا، یعنی ایک ٹیکم پر حملے سے متعلق اور دوسرا پورن پر حملے سے متعلق۔ انہوں نے دونوں الزامات پر دونوں مقدمات کو بھی الگ کر دیا۔ جیسا کہ پہلے ہی کہا گیا ہے کہ اس نے آٹھ اپیل گزاروں کو ٹیکم پر حملے کے سلسلے میں اور اسی اپیل گزاروں کو تین دیگر کے ساتھ پورن پر حملے کے سلسلے میں مجرم قرار دیا۔ دوسرے کیس میں اپیل کی پہلے سماعت ہوئی اور ہائی کورٹ نے اسے منظور کر لیا اور اس اپیل میں 11 اپیل گزاروں بشمول ہمارے سامنے موجود آٹھ افراد کو بری کرنے کا حکم دیا گیا۔

مسٹر تیوتیا نے ہمارے سامنے دعوی کیا کہ مسٹر جسٹس شرما جنہوں نے ہمارے سامنے متنازعہ فیصلہ سنایا انہوں نے اپیل گزاروں کو ریاست کی جانب سے دلائل کا جواب دینے کا موقع نہیں دیا اور اس طرح انہیں منصفانہ سماعت سے انکار کر دیا۔ اس حقیقت کا ذکر ہائی کورٹ میں سرٹیفکیٹ کی درخواست میں کیا گیا تھا اور خصوصی اجازت کی درخواست میں اسے دہرایا گیا ہے۔ جسٹس شرما دلائل ختم ہوتے ہی فیصلہ سنانے کے لیے آگے بڑھے اور انہوں نے اپیل گزاروں اور ان کے وکیل کی موجودگی میں لگاتار دو دن فیصلہ سنایا۔ اگر اپیل گزاروں کو اس طرح کے کسی حق سے انکار کیا گیا ہوتا تو انہیں چاہیے تھا کہ وہ اس معاملے کو فوری طور پر معزز جج کے نوٹس میں لائیں اور وہ اسے درست کر دیتا۔ ایسا معلوم ہوتا ہے کہ اپیل کنندگان ساتھی کیس میں فاضل جج کی طرف سے پہلے بری کیے جانے کے پیش نظر بری

ہونے کی امید کر رہے تھے اور انہیں بہت دیر سے احساس ہوا کہ ان کی اپیل قبول نہیں کی گئی تھی۔ یہی وجہ ہے کہ ایسا لگتا ہے کہ انہوں نے اس مسئلے کو فاضل جج کے سامنے نہیں اٹھایا جب انہوں نے اس سے اپیل کی تصدیق کرنے کو کہا اور اس کے حکم سے یہ ظاہر نہیں ہوتا کہ انہوں نے شکایت کی کہ سماعت منصفانہ نہیں تھی۔ ہماری رائے میں اس نکتے پر غور نہیں کیا جا سکتا کیونکہ اگرچہ سرٹیفکیٹ کی درخواست میں اس کا ذکر کیا گیا تھا لیکن بظاہر مسٹر جسٹس شرما کے سامنے اس پر زور نہیں دیا گیا تھا۔

اپیل گزاروں کی اگلی دلیل یہ ہے کہ دوسرے معاملے میں پیشگی بری ہونا موجودہ معاملے میں سزا کے لیے رکاوٹ کے طور پر کام کرتا ہے اور ہائی کورٹ کو اپیل گزاروں کو پیشگی بری ہونے کا فائدہ دینا چاہیے تھا۔ اس سلسلے میں ریلائنس سمباشیوم بمقابلہ پبلک پراسیکیوٹر/فیڈریشن آف ملایا (1) میں رپورٹ کردہ ملایا اسٹیٹ کے ایک کیس میں پریوی کونسل کے فیصلے پر رکھا گیا ہے اور خاص طور پر لارڈ میک ڈرموٹ کے فیصلے سے درج ذیل اقتباس :

"کسی مجاز عدالت کے ذریعے قانونی الزام پر اور قانونی مقدمے کی سماعت کے بعد بری کیے جانے کے فیصلے کا اثر یہ کہہ کر مکمل طور پر بیان نہیں کیا جاتا ہے کہ بری کیے گئے شخص پر اسی جرم کے لیے دوبارہ مقدمہ نہیں چلایا جا سکتا۔ اس میں یہ بھی شامل کیا جانا چاہیے کہ فیصلہ فریقین کے درمیان بعد کی تمام کارروائیوں میں پابند اور فیصلہ کن ہے۔ میکسم "ریس جوڈیکاٹا پرو ویریٹیٹ ایکسیپیٹور" دیوانی کارروائی کے مقابلے میں مجرم پر کم لاگو نہیں ہوتا ہے۔ یہاں، اپیل کنندہ کو اپنے قبضے میں گولہ بارود رکھنے کے الزام میں پہلے مقدمے میں بری کر دیا گیا تھا، استغاثہ اس فیصلے کی درستگی کو قبول کرنے کا پابند تھا اور اسے دوسرے مقدمے میں اسے چیلنج کرنے کے لیے کوئی قدم اٹھانے سے روک دیا گیا تھا۔ اور اپیل کنندہ اپنے بری ہونے کے فیصلے پر انحصار کرنے کا کم حقدار نہیں تھا جہاں تک کہ یہ اس کے دفاع میں متعلقہ ہو۔ یہ بات واضح ہے کہ آتشیں اسلحے کے الزام پر اس کی بے گناہی کا فیصلہ کن فیصلہ نہیں تھا، لیکن اس نے بلاشبہ اس کے خلاف مقدمے کا وزن کچھ حد تک کم کر دیا، کیونکہ پہلے مقدمے میں ایک الزام کی حمایت میں ثابت ہونے والے حقائق واضح طور پر دوسرے سے متعلق تھے جس میں گولہ بارود اور ریوالور پائے گئے تھے اور یہ حقیقت کہ انہوں نے ایک دوسرے کو فٹ کیا تھا۔"

مذکورہ بالا اقتباس کا حوالہ اس عدالت نے پریتم سنگھ بمقابلہ ریاست پنجاب (1) میں منظوری کے ساتھ دیا تھا۔ اس عدالت نے موہندر سنگھ بمقابلہ ریاست پنجاب (2) میں دو حوالہ شدہ مقدمات پر غور کیا اور ان میں فرق کیا اور پریتم سنگھ کے معاملے کو دوبارہ گرچارین سنگھ اور دوسرے بمقابلہ ریاست پنجاب (3) میں ممتاز کیا گیا۔ جیسا کہ موہندر سنگھ بمقابلہ ریاست پنجاب (2) میں بتایا گیا ہے، پریوی کونسل کے معاملے میں ایک ملزم کا اعتراف شامل تھا جس میں اس نے آتشیں اسلحہ اور کچھ گولہ بارود رکھنے کا اعتراف کیا جو دونوں ملایا ریاست کے متعلقہ قانون کے تحت جرائم تھے۔ اسے اس بیان کی بنیاد پر دو الزامات میں سزا سنائی گئی تھی لیکن اپیل پر گولہ بارود رکھنے سے متعلق گنتی کے سلسلے میں بری کر دیا گیا اور آتشیں اسلحہ رکھنے سے متعلق گنتی کے سلسلے میں نئے مقدمے کا حکم دیا گیا۔ دوسرے مقدمے میں اعتراف جرم پر دوبارہ بھروسہ کیا گیا اور اسے مجرم قرار دیا گیا۔ پریوی کونسل نے سزا کو کالعدم قرار دے دیا کیونکہ اعتراف جرم دو حصوں میں تقسیم ہونے کے قابل نہیں تھا تاکہ آتشیں اسلحہ رکھنے اور گولہ بارود رکھنے کے بارے میں الگ الگ اعترافات کیے جا سکیں۔ ان کے حاکموں کا مؤقف تھا کہ جو اعتراف ناقابل تقسیم تھا اسے بالکل بھی استعمال نہیں کیا جا سکتا، دوسری صورت میں پہلے درج کیے گئے بری ہونے کے پیش نظر۔ پریتم سنگھ کے معاملے (1) میں ملزم نے ایک بیان دیا جس کے نتیجے میں ایک آتشیں اسلحہ برآمد ہوا جس سے اس پر الزام لگایا گیا کہ اس نے متاثرین میں سے ایک کو گولی ماردی تھی۔ اس پر آتشیں اسلحہ رکھنے کے الزام میں مقدمہ چلایا

گیااوراسے بری کردیا گیالیکن آتشین اسلحہ رکھنے کے ثبوت کوقتل کے الزام میں استعمال کیا گیا۔اسے جائزنہیں مانا گیا۔جیسا کہ موہندر سنگھ کے معاملے(2) میں بیان کیا گیا ہے، آتشین اسلحہ رکھنے کے سلسلے میں بری ہونے سے قتل کے معاملے کے سلسلے میں وہی ثبوت کی قبولیت متاثر ہوئی، کیونکہ آتشین اسلحہ بیک وقت ملزم کے پاس نہیں ہوسکتا تھااور نہ ہی اس کے پاس ہوسکتا تھا۔آرمز ایکٹ کے تحت بری ہونے کے مناسب ہونے کی وجہ سے قتل کے معاملے میں قبضے کے ثبوت متاثر ہوئے۔موہندر سنگھ کے معاملے(2) کے ساتھ ساتھ گرچرن کے معاملے(3) میں پریتم کے معاملے(1) کو الگ کیا گیا کیونکہ ان معاملات میں آرمز ایکٹ کے تحت بری ہونے کا فیصلہ اصل الزام پر سزا سنانے کے بعد تھا۔

موجودہ اپیل اور اپیل گزاروں کے ذریعے بھروسہ کیے گئے دونوں مقدمات کے درمیان کچھ بھی مشترک نہیں ہے۔اس معاملے میں کوئی شک نہیں کہ ایک پیشگی بری ہے لیکن ایک ایسے الزام پر جوموجودہ معاملے میں الزام سے بالکل مختلف اور آزاد تھا۔ٹیکم پر حملہ اس وقت ختم ہوا جب غیر قانونی اجتماع نے اپنا اب عام مقصد تشکیل دیا یعنی پران پر حملہ۔بری ہونے کا فیصلہ بنیادی طور پر اس لیے آگے بڑھا کیونکہ پورن نے دفعہ 323 کے تحت جرم میں اضافہ کیا اور ہائی کورٹ بقیہ الزامات کے بارے میں شواہد سے متاثر نہیں ہوئی، جن الزامات پر یہ بری ہوئی ان کا ان الزامات سے کوئی تعلق نہیں تھا جن پر موجودہ اپیل میں سزا ہے۔سابقہ بری ہونے کی درخواست جسے ہندوستان میں ضابطہ فوجداری کی دفعہ 403 کے تحت قانونی طور پر تسلیم کیا جاتا ہے اس وقت پیدا ہوتا ہے جب کسی شخص پر اسی جرم کے لیے یا اسی حقائق پر کسی دوسرے جرم کے لیے دوبارہ مقدمہ چلایا جاتا ہے جس کے لیے اس کے خلاف بنائے گئے الزام سے مختلف الزام سیکشن 236 کے تحت لگایا گیا ہو یا جس کے لیے اسے سیکشن 237 کے تحت سزا سنائی گئی ہو۔

دفعہ 236 ایسی صورت حال فراہم کرتی ہے جہاں یہ شک ہو کہ کون سا جرم کیا گیا ہے۔جب کوئی ایک عمل یا کارروائیوں کا سلسلہ اس نوعیت کا ہو کہ اس بات پر شک ہو کہ کئی جرائم میں سے کون سے حقائق ثابت ہوسکتے ہیں، تو وہ سیکشن اجازت دیتا ہے کہ ملزم پر ایسے تمام یا کسی بھی جرم کا ارتکاب کرنے کا الزام لگایا جاسکتا ہے اور اس طرح کے الزامات کی کسی بھی تعداد پر فوری طور پر مقدمہ چلایا جا سکتا ہے یا متبادل طور پر اس پر ایسے جرائم میں سے کسی ایک کا ارتکاب کرنے کا الزام لگایا جاسکتا ہے۔دفعہ 237 عدالت کو اس قابل بناتی ہے کہ وہ ایک ملزم کو ایک مختلف جرم کے الزام میں مجرم قرار دے جہاں حقائق سے پتہ چلتا ہے کہ ایک مختلف جرم کیا گیا ہے۔

ان میں سے کوئی بھی شق موجودہ حقائق پر لاگو نہیں ہوتی کیونکہ دونوں جرائم الگ الگ تھے اور وقت اور جگہ کے لحاظ سے ان میں تھوڑا سا فاصلہ تھا۔مقدمات الگ الگ تھے کیونکہ دونوں واقعات کو الگ الگ تبادلے کے طور پر دیکھا گیا تھا۔یہاں تک کہ اگر دونوں واقعات کو ایک دوسرے سے جڑے ہوئے کے طور پر دیکھا جاسکتا ہے تا کہ ایک لین دین کا حصہ بن سکے تو یہ واضح ہے کہ جرائم الگ تھے اور مختلف الزامات کی ضرورت تھی۔غیر قانونی اجتماع کے مشترکہ مقصد کی تکمیل میں ٹیکم پر حملہ اس وقت ختم ہوا جب غیر قانونی اجتماع ٹیکم کے گھر کو لوٹنے کے لیے آگے بڑھا۔پران کو مارنے کا نیا مشترکہ مقصد ایک ایسے وقت میں تشکیل دیا گیا تھا جب ٹیکم کے حوالے سے مشترکہ مقصد کو مکمل طور پر طے کرلیا گیا تھا اور یہاں تک کہ اگر دونوں واقعات کو وقت اور جگہ کے اتحاد سے جوڑا جاسکتا تھا (جو وہ نہیں تھے) تو جرائم الگ تھے اور الگ الگ الزامات کی ضرورت تھی۔تعلیم یافتہ سیشن جج مجسٹریٹ کے ذریعے بنائے گئے واحد الزام کو توڑنے اور علیحدہ مقدمات کا حکم دینے میں درست تھا۔اس نظریے میں پیشگی بری ہونے سے یہاں تک پہنچنے والی سزا کے سلسلے میں کوئی رکاوٹ پیدا نہیں ہوسکتی۔

مسٹر تیوتیا نے دعوی کیا کہ پہلے کے فیصلے میں تقریباوہی ثبوت شامل تھے اور پورن کے معاملے میں فاضل جج کی استدلال موجودہ اپیل میں استغاثہ کے مقدمے کو تباہ کر دیتی ہے۔اس نے اس نقطہ کو قائم کرنے کے لیے پہلے کے فیصلے کو استعمال کرنے کی کوشش کی۔ہماری رائے میں اسے پہلے کے فیصلے کی کارروائی میں استدلال پر انحصار کرنے کی اجازت نہیں دی جاسکتی جیسا کہ اس نے ایسے شواہد پر کیا تھا جو الگ سے ریکارڈ کیے گئے تھے اور الگ سے زیر غور تھے۔اس معاملے میں چشم دید گواہوں کی تعداد پانچ ہے، جبکہ دوسرے معاملے میں صرف دو تھے،لیکن اس کے علاوہ، پہلے کا فیصلہ صرف اس صورت میں متعلقہ ہوسکتا ہے جب وہ انڈین ایویڈنس ایکٹ کی دفعات 40- 43 میں دی گئی شرائط کو پورا کرے۔اس میں کوئی شک نہیں کہ سابقہ فیصلہ فریقین اور فیصلے کو ظاہر کرنے کے لیے قابل قبول ہے لیکن یہ ثبوت کی تعریف پر بھروسہ کرنے کے مقصد سے قابل قبول نہیں ہے۔چونکہ دفعہ 403 فوجداری ضابطہ اخلاق کے تحت پابندی کام نہیں کرتی تھی،اس لیے سابقہ فیصلہ موجودہ معاملے میں شواہد کی تشریح کے لیے متعلقہ نہیں ہے۔

مسٹر تیوتیا نے اس کیس کے حقائق پر بحث کرنے کی کوشش کی لیکن ہم نے انہیں ایسا کرنے کی اجازت نہیں دی کیونکہ یہ عدالت، خصوصی حالات کی عدم موجودگی میں،تیسری بار شواہد کا جائزہ نہیں لیتی، جسے ہائی کورٹ اور نیچے کی عدالت میں قبول کرلیا گیا ہے۔ہمیں طے شدہ عمل سے الگ کرنے کے لیے ایسی کسی صورت حال کی طرف اشارہ نہیں کیا گیا ہے۔اس لیے اپیل ناکام ہوجاتی ہے اور اسے مسترد کر دیا جاتا ہے۔

اپیل مسترد کر دی گئی۔

Meraj U Din Sofi
2024.06.12 11:28
I attest to the accuracy and integrity of this document